سوال

(31) بینک کا قرض

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں سول انجینئر ہوں اور امریکہ میں رہتا ہوں۔ کچھ دنوں پہلے میں نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے سول انجینئرنگ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔ خوش قسمتی سے مجھے ایک نہایت سنہرا موقع میسر ہوا ہے۔ وہ یہ کہ ایک امریکی سول انجینئر نے میرے ساتھ مل کر ایک بڑی کمپنی کھولنے کی پیش کش کی ہے۔ اس مقصد کے لیے بینک سے قرض لینا ہمارے لیے نہایت ضروری ہے۔ میں جانتا ہوں کہ بینک سے قرض لینا جائز نہیں ہے کیوں کہ اس پر سود ادا کرنا ہوتا ہے لیکن اس طرح کی بڑی کمپنی کھولنے کے لیے بینک سے قرض لینے کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے۔ میں یہ موقع کسی بھی قیمت پر گنوانا نہیں چاہتا کیونکہ میں عرصے سے کسی ایسی بڑی کمپنی کا خواب دیکھ رہا تھا۔ میں دولت کمانا اور ترقی کرنا چاہتا ہوں صرف اس لیے نہیں کہ مجھے دولت کی خواہش ہے بلکہ اس لیے بھی کہ اپنی غریب مسلم اُمت کے کچھ کام آسکوں اور اس لیے بھی کہ میرے ترقی کرنے سے امت مسلمہ کا امیج (Image) کچھ نہ کچھ بہتر ہوگا۔ میں نے قرض حاصل کرنے کے لیے اسلامی بینکوں کو خطوط لکھے لیکن بہت انتظار کے باوجود ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں موصول ہوا۔ صرف ایک اسلامی بینک نے چار مہینے کے طویل انتظار کے بعد جواب دیا لیکن ایسا جواب جسے مایوس کن کہا جاسکتا ہے۔ آپ بتایئے میں کیا کروں؟ کیا ایسی صورت میں بینک سے قرض لے سکتا ہوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مال ودولت کمانا اور اس کے لیے دوڑ دھوپ کرنا کوئی معیوب بات نہیں ہے کیونکہ اسلام کی نظر میں مال دار ہونا کوئی ایسی بات نہیں ہے جسے ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا جائے اسلام کی نظر میں مال ودولت کوئی بری چیز نہیں ہے۔ جیسا کہ بعض لوگ تصور کرتے ہیں۔ اس کے برعکس اسلام کی نظر میں مال ودولت کی حیثیت ایک نعمت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جسے یہ نعمت عطا کی گویا اس پر بڑا احسان کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو مخاطب کرکے فرمایا ہے:

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ﴿٨﴾ ... سورۃ الضحیٰ

''اور اس نے تمہیں تنگ دست پایا تو تمہیں مال داری عطا کی۔''

یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعاؤں میں ہدایت وپاک بازی کے ساتھ ساتھ مال داری کی بھی دعا کرتے تھے:

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى" (مسلم)

''اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور مال داری کا سوال کرتا ہوں''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے فرمایا تھا:

"نِعمَ المَالُ الصَالِحِ لِلمَرءِ الصَالِحِ" (مسند احمد)

''اچھا مال کسی اچھے شخص کے ہاتھ میں کیا ہی عمدہ چیز ہے۔''

غرض کہ مال ودولت کمانا کوئی بری بات نہیں ہے۔ لیکن چند ایسے حقائق ہیں جن کا بیان ناگزیر ہے۔

1۔ روپے پیسے گرچہ بری شے نہیں ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ فتنہ اور سامان آزمائش بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّما أَمو‌ٰلُكُم وَأَولـٰدُكُم فِتنَةٌ ١٥ ... سورة التغابن

''بلاشبہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں۔''

مال ودولت اس وقت فتنہ ہے جب انسان اس کی حرص میں مبتلا ہو کر اپنی آخرت سے لاپرواہی جائے اور غرور وتکبر میں مبتلا ہو جائے۔ اللہ فرماتا ہے:

كَلّا إِنَّ الإِنسـٰنَ لَيَطغىٰ ٦ أَن رَءاهُ استَغنىٰ ٧ ... سورة العلق

''ہرگز نہیں انسان سرکشی کرتا ہے اس بنا پر کہ وہ اپنے آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے۔''

2۔ روپے پیسے سے مال دار ہو جانا ہی اصل مال داری نہیں ہے کیوں کہ بسا اوقات کروڑوں کا مالک ہو کر بھی دل کا فقیر ہوتا ہے۔ اصل مال دار ہو ہے جو دل کا مالدار ہے۔

حدیث شریف ہے:

"لَيسَ الغِنىٰ عَن كَثرَةِ العَرَضِ وَلٰكِنَ الغِنىٰ غِنىَ النَّفسِ" (بخاری و مسلم)

''مال داری یہ نہیں ہے کہ سامان زیست زیادہ مل جائے، مال داری یہ ہے کہ دل مال دار ہو۔''

ایک مشہور عربی کہاوت ہے:

"قَلِيلٌ يَكفِيكَ، خَيرٌ مِن كَثِيرٍ يُطغِيكَ"

''تھوڑی دولت جو تمہارے لیے کافی ہے بہتر ہے اس کثیر دولت سے جو تمھیں غافل کر دے۔''

3۔ بعض لوگ اپنے دل میں ارادہ کرتے ہیں بلکہ اللہ سے پکا عہد کرتے ہیں کہ جب انھیں مال ودولت حاصل ہو گا تو وہ فلاں اور فلاں نیکی کا کام کریں گے۔ لیکن جب انھیں دولت نصیب ہو جاتی ہے تو وہ اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنا بھول جاتے ہیں۔ اور یہ منافقین کی حرکت ہے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے:

وَمِنهُم مَن عـٰهَدَ اللَّهَ لَئِن ءاتىٰنا مِن فَضلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكونَنَّ مِنَ الصّـٰلِحينَ ٧٥ فَلَمّا ءاتىٰهُم مِن فَضلِهِ بَخِلوا بِهِ وَتَوَلَّوا وَهُم مُعرِضونَ ٧٦ ... سورة التوبة

''اوران میں سے وہ بھی ہیں جنھوں نے اللہ سے عہد کیا کہ اگر اس نے ہمیں اپنے فضل سے نوازا تو ہم ضرور صدقہ کریں گے اور نیک بن جائیں گے۔ پس جب اللہ نے انھیں اپنے فضل

سے نوازا تو یہ بخیل بن گئے اور اپنی بات سے پھر گئے۔"

4۔ یہ انسانی کمزوری ہے کہ وہ بہت جلد مال دار بن جانا چاہتا ہے۔ مال دار بننے میں جلدبازی کی وجہ سے اکثر انسان اپنا رہا سہا بھی گنوا بیٹھتا ہے۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ بعض لوگ مال دار بننے کی خواہش میں حلال وحرام کی فکر نہیں کرتے ہیں۔ مال ودولت ایک نعمت ہے اور ضروری ہے کہ اس نعمت کو حلال طریقہ سے کمایا جائے۔

ان حقائق کی روشنی میں آپ اپنے سوال کا جواب تلاش کر سکتے ہیں۔ آپ بہت جلد مال دار بن جانے کی فکر میں ایسا راستہ اختیار کر رہے ہیں۔ جس کے بارے میں سارے علماء متفق ہیں کہ وہ حرام ہے۔ بینک سے قرض لینا اور اس پر سودادا کرنا۔ آپ یہ دلیل پیش کر رہے ہیں کہ اس کے علاوہ آپ کے پاس کوئی چارہ نہیں ہے۔ حالانکہ یہ کوئی ایسی مجبوری کی حالت نہیں ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے حرام چیزیں مثلاً سور کا گوشت وغیرہ کو حلال قرار دیا ہے۔ مجبوری کی حالت یہ ہے کہ جس میں سارے راستے بند ہوگئے ہوں اور بس یہی ایک مجبوری کا راستہ کھلا ہو۔ بینک سے قرض لے کر مال دار بننا تو ایسی کوئی مجبوری کی حالت نہیں ہے کہ مال کمانے کے دوسرے راستے آپ کے لیے بند ہوگئے ہوں۔ آپ کے لیے بہتر ہوگا کہ آپ ایک دم سے مال دار بن جانے کی بجائے نارمل انداز میں بتدریج پیسہ کمانے کی کوشش کریں۔ بتدریج آگے بڑھنے اور نارمل انداز میں محنت کرنے سے آپ بہت سارے خطرات اور نقصانات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ ورنہ راتوں رات مال دار بن جانے کی خواہش میں اپنا رہا سہا بھی گنوا سکتے ہیں۔ اس طرح دنیا بھی برباد ہوگی اور آخرت کا بھی نقصان ہوگا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

اجتماعی ومعاشی مسائل، جلد: 2، صفحہ: 201

محدث فتویٰ